Title	یمنٹ بیرل ک□ اندرکاخط
Author(s)	محمّد معین الدین
Citation	多言語翻訳 : 葉山嘉樹『セメント樽の中の手紙』. 2013, p. 41-45
Version Type	VoR
URL	https://hdl.handle.net/11094/61315
rights	
Note	

Osaka University Knowledge Archive : OUKA

https://ir.library.osaka-u.ac.jp/

Osaka University

(ج) جاپانی میں ناگایا لفظ کا استعمال کیا گیا ہے ۔ اس دور میں ایک لمبے اور بڑے مکان میں پتلی دیوار سے پارٹیشن دیکر خاص طور پر مزدوروں کے رہنے کے لئے بنایا گیا گھر۔

(ح) جاپان کے ہونشو جزیرہ کا مرکزی خطہ ، گیفو پریفیکچر کے ناکاتسو سٹی کے جنوب مشرق میں موجود پہاڑ۔ اس دور کے ناگانو اور گیفو پریفیکچر کے سرحد پر کھڑا پہاڑ، جسکی اونچائی دو ہزار ایک سو اکانوے میٹر ہے ۔

(خ) بیسویں صدی کے ابتدائی دور میں اس ندی پر کثرت سے پن بجلی پاور پلانٹ بنائے گئے۔

(د) پرانے زمانے کے جاپان میں ماپنے کی اکائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ جسکی مقدار ۱.۸ لیٹر کے برابر ہوتی تھی ۔ یہاں دو شو کا استعمال کیا گیا ہے یعنی قریب ساڑھے تین کلوگرام کے برابر کا وزن۔

(ذ) یہ ایک ایسی مشین ہوتی ہے جسمیں ٹوٹے ہوئے چھوٹے پتھر کو اور چھوٹا توڑنے کے لئے کافی زیادہ تپش میں انھیں گرم کر کے پیسا جاتا ہے ۔

رہی ہوں ۔ وہ تابوت کی جگہ گھومنے والی بھٹی کے اندر چلا گیا۔

میں کس طرح سے اسے الوداع کہوں ۔ وہ مشرق میں بھی مغرب میں بھی ، دور بھی پاس بھی ، ہر جگہ دفنایا گیا ہے ۔ اگر تم ایک مزدور ہو تو، مجھے براہ مہربانی جواب دینا ۔ اسکے بدلے میں، میں تمہیں اپنے محبوب کا پہنا ہوا وہ کپڑے کا ٹکڑا دے دونگی ۔ یہ خط اسی کپڑے میں لپیٹا ہوا ہے ۔ اس کپڑے میں پتھر کی گرد اور اس آدمی کا پسینہ ملا ہوا ہے ۔ اسنے نہ جانے کتنی دفعہ اسی کپڑے میں مجھے اپنی باہوں میں لیا ہے ۔

میں تم سے یہ گزارش کرتی ہوں کی اس سیمنٹ کو استعمال کی گئی تاریخ، جگہ کا پتا اور تمہارا نام ، اگر تمہیں دقت نہ ہو تو، مجھے ضرور بھیجنا ۔ تم بھی اپنا خیال رکھنا ۔ اللہ حافظ۔

ماتسدو یوذو نے اپنے چاروں طرف بچوں کے شوروغل کو محسوس کیا۔ وہ خط کے آخر میں لکھے ہوئے نام اور پتے کو دیکھتے ہوئے کپ میں ڈالے ہوئے جاپانی شراب ساکے کو ایک ہی سانس میں گڑک کر گیا۔

"کاش میں پی کر نشے میں چور ہو پاتا۔ اور سب کچھ پاش پاش کر دیتا۔ " وہ گرجا ۔

"کیا؟ نشے میں پاگل ہو کر سب کچھ برباد کر دینا چاہتے ہو، تو ان بچوں کا کیا کرو گے ۔" بیوی نے کہا۔

اسنے بیوی کے بڑے سے پیٹ میں ساتویں نمبر کے بچے کو دیکھا۔

(الف) اس دور کے جاپان میں سیمنٹ یا اناج وغیرہ رکھنے کے لئے بورے یا تھیلے کی جگہ بیرل کا استعمال ہوتا تھا ۔

(ب) جاپان میں دوپہر کے کھانے کی چھٹی بارہ بجے سے ہوتی ہے ۔

(ت) اس دور میں مزدور کام کرتے وقت ایپرن یا تہبند کی ترہ کا کپڑا پہن لیتے تھے جس کے بیچ میں یعنی ٹھیک پیٹ کے اوپر ایک بڑا پاکٹ ہوا کرتا تھا جسے دونبری کہا جاتا تھا۔

(ث) یہاں پینے سے مراد ساکے یعنی چاول سے بنی جاپانی شراب پینے سے ہے ۔

___ میں N سیمنٹ کمپنی کی سیمنٹ کا تھیلا سینے والی زنانہ فیکٹری ورکر ہوں ۔ میرا عاشق کریشر میں پتھر ڈالنے کا کام کیا کرتا تھا۔ سات اکتوبر کی صبح ایک بڑے پتھر کو ڈالتے وقت وہ بھی پتھر کے ساتھ کریشر میں سما گیا۔ اسکے ساتھیوں نے اسکی مدد کرنے کی پوری کوشش کی لیکن پانی میں ڈوبنے کی طرح پتھروں کے تہ میں میرا محبوب ڈوبتا چلا گیا۔ اسکے بعد پتھر اور میرے محبوب کا جسم ٹوٹ ٹوٹ کر لال اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے میں تبدیل ہوکر گھومتے ہوئے بیلٹ پر گرا۔ بیلٹ، پلسنے والے سلنڈر[i] میں داخل ہوتا گیا۔ وہاں اسٹیل کی گولی کے ساتھ ملکر، شدید آواز میں پھٹکار کی آواز نکالتے ہوئے، باریک باریک پیستا گیا۔ اس طرح سے جلاکر، دلیرانہ سیمنٹ بنا دیا گیا۔

اسکی ہڈی بھی، گوشت بھی، روح بھی چکنا چور ہوگئے۔ آہ، میرے محبوب کا سب کچھ سیمنٹ میں تبدیل ہوگیا۔ بس صرف ایک چیتھڑا بچا جو کے وہ اس وقت پہنے ہوا تھا۔ میں اپنے محبوب کو رکھنے کے لئے تھیلا سی رہی ہوں۔

میرا محبوب سیمنٹ بن چکا ہے۔ میں نے اسکے دوسرے دن یہ خط لکھکر چپ چاپ سے اس بیرل میں چھپا دیا ہے۔

تم ایک مزدور ہو کیا؟ اگر تم ایک مزدور ہو تو مجھے قابل رحم سمجھ کر، برائے مہربانی اس خط کا جواب دینا۔

میں یہ جاننا چاہتی ہوں کی اس بیرل کا سیمنٹ کہاں استعمال کیا گیا ہے۔

میرا محبوب کتنے بیرل کا سیمنٹ بنا ہے، اور کہاں کہاں اس کا استعمال کیا گیا ہے؟ تم پلستر کرنے والے ہو کیا یا پھر ٹھیکیدار ہو؟ میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ میرا محبوب کسی سینما گھر کا کوریڈور یا کسی بڑی حویلی کی دیوار بنے۔ لیکن، تم ہی بتاؤ کہ اسے میں کیسے روک سکتی ہوں! اگر تم ایک مزدور ہو تو، مہربانی کرکے اس سیمنٹ کو ان جگہوں پر نہ استعمال کرو۔

نہیں نہیں، کہیں بھی استعمال کر لو۔ میرا محبوب کہیں بھی دفن کیا جائے، وہ ان جگہوں کے لئے ضرور ہی اچھے کام کریگا۔

کوئی بات نہیں، وہ ایک قابل اعتماد انسان تھا، اسلئے اپنی صلاحیت کے حساب سے اچھا ہی کام کریگا۔

وہ بہت ہی رحم دل اور اچھا انسان تھا۔ اور ایک مستحکم مرد تھا۔ ابھی وہ نوجوان ہی تھا۔ ابھی تو اسکی عمر صرف چھبیس سال ہی ہوئی تھے۔ یہ تو میں نہیں جانتی کی وہ مجھ سے کتنی محبت کرتا تھا۔ تاہم، میں اسے کفن کی جگہ ایک سیمنٹ کا تھیلا پہنا

"لیکن رکو۔ سیمنٹ کے بیرل سے بکسے کے نکلنے کا امکان نہیں ۔ "

اسنے اس چھوٹے بکسے کو اٹھا کر پیٹ پر کے دونبری(ٹ) میں رکھ لیا۔ وہ بکس ہلکا تھا۔

"اس کے ہلکے پن سے لگتا ہے کے اسمیں پیسے تو شاید نہیں ہونگے۔ "

اس نے اتنا سوچا بھی نہیں تھا کے دوسرے بیرل کو خالی کرنے لگ گیا، اور پھر دوسرے کنٹینر کو ماپنا ضروری تھا۔ آخر کار خالی مکسر کا گھماؤ شروع ہوا ۔ اور کنکریٹ بنانے کا کام ختم ہوگیا۔ اسنے مکسر میں لگے ہوئے ربر کے پائپ کے پانی سے سرسری طور پر منہ ہاتھ دھویا۔ اسکے بعد کھانے کا ڈبہ گلے میں لٹکا، ایک گلاس پینے(ث) کے بعد کچھ کھانے کے بارے میں خاص طور سے سوچتے ہوئے اپنے کمرے(ج) کی طرف چل پڑا ۔ بجلی پاور پلانٹ اسی فیصد بن چکا تھا۔شام کے اندھیرے میں کھڑا اناپہاڑ(ح) خالص سفید برف سے ڈھکا ہوا تھا ۔ پسینے سے بھیگا بدن اچانک ٹھنڈا ہونےاور سردی محسوس کرنے لگا۔اسکے قدموں کے نیچے بہہ رہی کسو ندی(خ) کا پانی سفید جھاگ کے ساتھ تیز بہاؤکی آواز نکال رہا تھا۔ "اوہ! یہ سلسلہ ختم ہی نہیں ہوتا ہے ۔ایک بار پھر گھر والی حاملہ ہوگئی ہے، ۔۔۔۔۔۔" وہ بچوں کے ہنگامے، اوپر سے اس ٹھنڈ میں پیدا ہونے والا ایک اور بچہ ، اور خوب بچہ پیدا کرنے والی اپنی بیوی کے بارے میں سوچ کر کافی مایوس ہو جاتا ہے ۔ "ایک دن کے ایک ین اور نوے سین کی کمائی میں سے ، ہر دن پچاس سین کے بھاؤ سے قریب دو شو(د) یعنی قریب ساڑھے تین کلو چاول، نوے سین میں پہننے اور رہنے کا خرچ، لعنت ہے ! پھر کس طرح سے پیوں ! "

لیکن ، اچانک اسے دونبری کے اندر رکھے ہوئے اس چھوٹے بکسے کے بارے میں خیال آیا۔بکسے میں لگے ہوئے سیمنٹ کو اسنے اپنے پیچھے والے پاجامے کے حصے پر رگڑا۔ بکسے پر کچھ بھی لکھا ہوانہیں تھا۔ حالانکہ مضبوطی سے کیل ٹھکی ہوئی تھی ۔

"اس طرح سے کیل سے بند کیا ہوا ہے کے جیسے کوئی بڑی اہم چیزاسمیں رکھی گئی ہو۔ "

اسنے پتھر کے اوپر اس بکسے کو پٹکا ۔ لیکن جب وہ نہیں ٹوٹا تو، کسی بھی طرح سے اسے توڑنے کا فیصلہ کر، بے پرواہی سے اسے پٹکنے لگا۔ اس چھوٹے بکسے کے اندر سے اسے ایک رومال میں لپیٹا ہوا ایک خط ملا۔ اسمیں یہ لکھا ہوا تھا۔

سیمنٹ بیرل کے اندر کا خط

(ہایاما یوشیکی کی ایک کہانی)

ڈاکٹر محمّد معین الدین کا ترجمہ

ماتسدو یوزو (مشین میں) سیمنٹ بیرل[الف] کو خالی کرنے کا کام کر رہا تھا۔ اسکے جسم کے دوسرے حصے سے تو اتنا سمجھ میں نہیں آتا تھا لیکن، سر کے بال اور ناک کے نچلے حصے سیمنٹ کے بھورے رنگ سے ڈھکے ہوئے تھے۔ وہ اپنی ناک کے چھید میں انگلی لیجاکر کنکریٹ میں پیوست پتلے تار کی طرح ہوچکے ناک کے بال سے جمے ہوئے سیمنٹ کو صاف کرنا چاہتا تھا لیکن ایک منٹ میں ستائیس ہزار کیوبک سینٹی میٹر مواد نکالنے والا کنکریٹ مکسر میں وقت کی پابندی کو برقرار رکھنے کی وجہ سے ناک کے چھید تک انگلی لیجانے کی مہلت نہیں پا رہا تھا۔

ناک کے چھید میں دھیان لگے لگے گیارہ گھنٹے بیت گئے لیکن وہ ناک صاف نہ کر سکا۔ اس بیچ کھانے[ب] اور تین بجے کے وقفے، دو بار چھٹی تو ہوئی تھی لیکن کھانے کی چھٹی میں بہت زور کی بھوک لگی ہونے سے اور تین بجے کے وقفے میں مکسر کی صفائی میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے اتنی مہلت نہ تھی کی ہاتھ کو ناک تک لیجاتا۔ اسکی ناک پلاسٹر سے بنائی گئی ناک کی طرح سخت معلوم ہوتی تھی۔

کام ختم ہونے کے آخری وقت میں، اپنے تھکے ہوئے ہاتھ سے اٹھاکر رکھے سیمنٹ کے بیرل کے اندر سے اسے لکڑی کا ایک چھوٹا سا بکسا ملا۔

"یا خدا اس میں کیا ہو سکتا ہے؟" اسے کچھ شبہ ہوا، لیکن اتنا سوچنے کی گنجائش کہاں تھی۔ وہ پھاوڑے سے سیمنٹ ناپنے کے کنٹینر میں سیمنٹ ماپنے لگا۔ اسکے بعد سیمنٹ کو کنٹینر سے نکال کر کنکریٹ ڈھونے اور ملانے والے بکسے میں ڈال دیا۔ اور پھر بنا ایک پل رکے اس بیرل کو پھر سے خالی کرنے لگا۔